دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524 برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 81792

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی مرد اور عورت کے درمیان ناجائز تعلقات ہوں اور اس حد تک بڑھ جائیں کہ عورت کو حمل ٹھہر جائے اور بعد میں ان دونوں کے والدین بدنامی سے بچنے کیلئے دونوں کی شادی کروا دیتے ہیں اور شادی کے بعد پھر بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ نکاح کیسا ہے اور بچہ کے بارے میں کیا حکم ہے۔

السائل
محمد زمان خان

الجواب باسم ملہم الصواب

مزنیہ سے بعد نکاح چھ ماہ کے بعد بچہ جنا تو ناکح سے نسب ثابت ہوگی البتہ چھ ماہ سے پہلے پیدا ہونے والا بچہ ثابت النسب نہ ہوگا ہاں اگر زانی نسبت کا دعویٰ کرے کہ یہ بچہ میرا ہے یا بعد پیدائش خاموشی اختیار کرے تو قضاءً یہ بچہ زانی کا شمار ہوگا۔

الدر المختار ۳ ص ۴۹

لو نکحہا الزانی حل لہ وطؤہا اتفاقا والولد لہ ولزمہ نفقتہ قولہ (والولد لہ) ای ان جاءت بعد النکاح لستۃ اشہر مختارات النوازل فلو لاقل من ستۃ اشہر من وقت النکاح لا یثبت النسب ولا یرث منہ الا یقول ھذا الولد منی ولا یقول من الزنی خانیہ والظاہر ان ھذا من حیث القضاء اما من حیث الدیانۃ فلا یجوز لہ ان یرثہ لان الشرع قطع نسبہ منہ فلا یحل لہ استلحاقہ بہ ولذا لو صرح بانہ من الزنی لا یثبت قضاء ایضا وانما یثبت لو لم یصرح لاحتمال کونہ بعقد سابق او بشبہۃ حملا لحال المسلم علی الصلاح وکذا ثبوتہ مطلقا اذا جاءت بہ لستۃ اشہر من النکاح لاحتمال علوقہ بعد العقد وان ما قبل العقد کان انتفاخا لا حملا ویحتاط فی اثبات النسب ما امکن

الجواب صواب
[signature]
دار الافتاء ۔۔۔ کبیر والا
۱۲/۵/۱۴۴۲ھ

کتبہ
محمد حفیظ اللہ
دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا
۱۲/۵/۱۴۴۲ ھ

دار الافتاء